(الاجتہاد)

مولانا محمد یوسف صاحب
مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یارخان

آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ شق نمبرا جس میں کہا گیا ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط احکام کے مطابق بنایا جائے گا۔ جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

مثال نمبرا:۔

شق نمبرا کے مطابق احکام کو صرف اسی طریق سے مطابق نافذ کیا جائے گا جو اس حصہ میں منضبط ہے۔ (دفعہ ۲۳۰ شق اول (الف) میں مذکور ہے کہ:

"مجلس شوریٰ اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع ووسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے"۔ تا دفعہ نمبر ۲۳۱۔

یہ تمام دفعات راہنمائی دیتی ہیں کہ قرآن وسنت ہی ترتیب وتدوین قوانین کا ماخذ رہیں گے قرآن وسنت سے ہٹ کر کوئی قانون نہ مدون کیا جاسکتا ہے نہ ہی پارلیمان اور اسلامی نظریاتی کونسل کو اپنی طرف سے وضع کرنے کا اختیار ہے۔ اس تمہید کے بعد چند بنیادی نکات:

ا۔ آج تک اتنے علماء فقہاء مجتہدین گزرے ہیں اجتہاد کا دروازہ کسی نے بند نہیں کیا لیکن تمام فقہاء علماء کے نزدیک مسائل قرآن وسنت سے اخذ کرنے کے قواعد وضوابط ہیں اگر ان کو ترک کردیا جائے اور اپنی طرف سے قرآن وسنت کی تشریح پیش کی جائے تو وہ اجتہاد نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ تشریح ہوگی بلکہ تحریفِ قرآن وسنت ہوگی۔

اس کی چند مثالیں۔

مثال نمبرا۔

(ا)انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون . (پارہ۱۷ سورہ الانبیاء آیت نمبر۹۸).

ترجمہ:۔تم اور جو کچھ پوجتے ہواللہ کے سوا ایندھن ہے دوزخ کا تم کواس پر پہنچنا ہے''(بحوالہ تفسیر عثمانی)۔

جب یہ آیت پڑھی گئی تو مشرکین نے شور مچانا شروع کیا کہ ماتعبدون کے عموم میں عیسیٰ بھی آتے ہیں تو کیا وہ بھی دوزخی ہو گئے (العیاذ باللہ) ۔جبکہ آپ لوگ عیسیٰؑ کی تعریف کرتے ہیں اور انہیں نبی مانتے ہیں۔اس اعتراض پر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مطلب کوصراحۃً غلط فرمایااور فرمایا۔

بل هم قوم خصمون ان هو الا عبد انعمنا عليه.(پارہ ۲۵ سورۃ زخرف آیت ۵۸،۵۹).

''بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو، وہ کیا ہے؟ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا'' تو ہر معنی اور مطلب تشریح نہیں ہوسکتا بلکہ یہ چیزیں تحریف کے زمرے میں آتی ہیں اسی کی طرف سورۃ انبیاء کی آیت 101 میں اشارہ کیا گیا جہاں ان کے معبودوں کے جہنمی ہونے کا تذکرہ تھا۔

ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئک عنها مبعدون . (آیت 101سورہ انبیاء).

ترجمہ:۔جن کے لئے پہلے سے ٹھہر چکی ہماری طرف سے نیکی وہ اس سے (جہنم)دور رہیں گے۔

مثال نمبر۲:۔

اذ قالت الملئكة يا مريم ان الله يبشركِ بكلمةٍ منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم. (پارہ ۴ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۴۵).

ترجمہ: جبکہ فرشتوں نے کہااے مریم! اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے حکم کی جس کا نام مسیح ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا''

یہ مضمون پہلی کتابوں میں اور قرآن حکیم میں موجود ہے اسی سے عیسائیوں نے توحید فی التثلیث کا عقیدہ بنایا کہ کلمۃ منہ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ بصورت کلمہ کن عین عیسیٰ بن گیا پھر اپنے زعم فاسد میں اپنی اپنی تشریحات کر ڈالیں جو کہ دراصل تحریفات تھیں جبکہ قرآن حکیم میں کئی تعبیرات سے اس توجیہہ اور عقیدے کو باطل قرار دیا گیا۔کبھی کہا گیا کانا یاکلان الطعام یہ دونوں (عیسیٰ اور اسکی والدہ) انسان اور حادث تھے دونوں کھانا کھاتے تھے۔اور تقاضا ہائے بشری ان کو لگتے تھے جزو خدا عین خدا کیسے ہوسکتے ہیں۔(سورہ مائدہ آیت ۷۵)۔

بلکہ مزید برآں ان کی اس تشریح کو شرک وکفر قرار دیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح بن مریم (الا یة ۷۲ سورة مائده پاره ٦).

ترجمہ:۔ بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی عیسیٰؑ ہے مریم کا بیٹا"

اللہ تعالیٰ نے ایسی تشریح کرنے والوں کو مشرک اور جہنمی کہا۔

وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوالله ربی وربکم .

"اور مسیحؑ نے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا"

انه من یُشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة وما واه النار.

بے شک جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

وما للظلمین من النصار.

اور کوئی نہیں گناہ گاروں کی مدد کرنے والا۔ (آیت ۷۲ سورہ مائدہ پارہ ۲)۔

مثال نمبر۳۔

یہودیوں کے ایک گروہ نے لفظ (صید) میں تأویل ڈالی جبکہ ان کو صید ہفتہ کے دن ممنوع تھا۔ کہ وہ صید ممنوع ہے جو براہ راست سمندر یا دریا سے لیا جائے اگر پانی کو نالیوں کے ذریعے تالاب میں پہنچا دیا جائے، اس کے ساتھ مچھلی از خود آ جائے اور ان نالیوں کو بند کر دیا جائے اور ممنوع دن کے علاوہ کسی دوسرے دن میں تالابوں سے مچھلی شکار کی جائے تو وہ ممنوع صید میں شمار نہیں ہوگی۔ اس پر ان کو سزا ملی کہ بندر بنا دیئے گئے چنانچہ اللہ فرماتے ہیں۔

"ولقد علمتم الذین اعتدوامنکم فی السبت فقلنا لهم کونو ا قردةً خاسئین (سورة بقره آیت ٦٥)

ترجمہ:۔ اور تم خوب جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے زیادتی کی تھی۔ ہفتہ کے دن میں تو ہم نے کہا ان سے ہو جاؤ بندر ذلیل"

لہذا اس تشریح کو تحریف کہا جائے گا جو اپنی خواہش پر اللہ کے احکام میں تبدیلی کی جائے اور یہ آسمانی دینوں میں سنگین جرم ہے۔

مثال نمبر۴:۔

حضرت عبدالرحمان بن حسنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی شخص کے کپڑے یا موزے یا جوتے کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کاٹنا پڑتا تھا۔ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ان کو اس عمل سے روک دیا کہ اتنی سختی نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا فعذب فی قبرہ، پھر اس گناہ کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔ (رواہ ابوداؤد، ابن ماجہ، النسائی ص ۴۴ مشکوۃ المصابیح)۔

مثال نمبر۵:۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام قال قاتل اللہ الیھود حُرمت علیھم الشحوم فجملوھا فباعوھا واکلوا اثمانھا(بخاری ص ۲۹۴ باب لا یذاب شحم المیتۃ کتاب بیوع).

ترجمہ:۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کہ ان پر حلال جانوروں کی چربیاں حرام تھیں ان کو پگھلایا پھر انہیں بیچا اوران کے پیسے استعمال کئے۔

نوٹ:۔لفظ شحم یااس کے ہم معنی لفظ سے یہود پر جانوروں کی چربی حرام کی گئی تھی توانہوں نے تاویل کی کہ اس چربی سے تیل بنالیں اور کہا یہ کہ اب یہ شحم نہیں بلکہ دُھن ہے جس پر ان کے اس ناجائز عمل کواور تیل بیچ کراس کے پیسے استعمال کرنے کوحرام کہا گیا۔

خلاصہ یہ کہ قرآن وسنت سے ان کے صحیح معنی ومفہوم کوحل کرنے کے لئے تمام مجتہدین کے ہاں مسلمہ ضوابط ہیں جواصول کی کتابوں میں مندرج ہیں ان سے ہٹ کرکوئی مطلب پیش کرنا ہے جتنی بھی چرب زبانی سے بیان کیا ہو، وہ یہودونصاریٰ کے تحریفی عمل کے زمرے میں آتا ہے۔تحریف خواہ کسی عنوان سے ہواگرنص کے الفاظ میں تبدیلی کردی جائے یا اصول سے ہٹ کرمعنی مرادلیا جائے۔وہ تحریف ہی ہوتی ہے۔جس کی تمام ادیان میں سخت مذمت کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہود کی مذمت میں فرمایا۔

وقد کان فریق منھم یسمعون کلٰم اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون. (آیت ۷۵ سورہ بقرہ).

ترجمہ:۔حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے جواللہ کا کلام سنتا تھا پھراسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا“۔

اللہ تعالیٰ فرمایا:

فیما نقضھم میثاقھم لعنّاھم و جعلنا قلوبھم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ. (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۳).

ترجمہ:۔سوان کے عہد کوتوڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کردیا ہم نے ان کے دلوں کوسخت پھیرتے ہیں کلام کواس کے ٹھکانے سے اور فرمایا:

ومن الذین ھادو اسمّٰعون للکذب سمعون لقومٍ آخرین لم یاتوکَ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ .

ترجمہ:۔”اوروہ جو یہودی پس جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے اوروہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جوتجھ تک نہیں آئے بدل ڈالتے ہیں بات کواس کا ٹھکانہ چھوڑکر“۔

تحریف کا اصطلاحی معنی:۔

هو التغير فی الكلمة او جمله علی غير المراد منه (الموسوعة الفقهيه.(ص ۱۹۸۸ جلد نمبر ۱۰).

تفسیر وتاویل کا اصطلاحی معنی:۔

التفسیر بیان لفظٍ لا یحتمل الاوجهاً واحدًا والتاویل توجیه لفظِ متوجهِ الی معانٍ مختلفةِ الی واحدِ منها بما ظهر من الادلة.

ترجمہ:۔کسی ایسے لفظ کی وضاحت جوصرف ایک ہی قسم کی وضاحت کا احتمال رکھتا ہواور تاویل سے مراد کسی لفظ کو جومختلف معانی کا احتمال رکھتا ہو کے لئے دلائل کے ذریعے ظاہر ہونے والے ان میں سے کسی ایک معنی کی تعیین کرنا"۔

اجتہاد کی تعریف:

بذل الفقيه وُسعه فی طَلبِ الحُكم الشرعی الظنی "۔

ترجمہ:۔"فقیہ کا اپنی مقدور کوشرعی حکم کی تلاش میں صَرف کرنا بشرطیکہ وہ حکم ظنی ہو" یعنی شرعی حکم میں مجتہد سے اگر خطا ہو جائے تو گناہ گار نہ ہوگا (حوالہ جات ص ۲۰، ارشاد النقاد)۔

حسب تعریف سابق اجتہاد کی گنجائش وہاں ہوگی جہاں مسئلہ مجتہد فیہ ہو چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ اور امام غزالی فرماتے ہیں:

"والمجتهد فيه كل حكم شرعی ليس فيه دليل" قاطع"۔

ترجمہ:۔:۔مجتہد فیہ وہ حکم شرعی ہے جس میں کوئی دلیل قاطع نہ ہو۔

(المستصفی، المحصول)۔

یہی فرمان ہے امام شاطبیؒ اور امام زرکشیؒ کا فرمایا:

"الركن الثالث المجتهد فيه وهو كل حكمٍ شرعی عملی وعلمی يقصد به العلم ليس فيه دليل" قطعی"۔

ترجمہ:۔ تیسرا رکن اجتہاد مجتہد فیہ ہے اور یہ وہ حکم شرعی علمی یا عملی جس میں کوئی دلیل قطعی موجود نہ ہو"۔

بحوالہ (الاحکام، الموافقات، البحر المحیط)۔

لہذا جہاں نص قطعی الثبوت والدلالۃ موجود ہو جیسے:

"يوصيكم الله فی اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين"۔

کہ بیٹی کے دوحصوں کے برابر بیٹے کا حصہ ہے۔یا ضروریات دین سے ہو مثلاً پانچ نمازیں، زکوۃ فرضی، روزہ وحج، عقوبات

وکفارات یا اجماع امت ہے تو ایسے مسائل میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔اجماع امت کی مثال جیسے ضروریات دین کے انکار میں کفر لازم آتا ہے اس پر اُمت کا اجماع ہے لہٰذا ایسے مسائل میں کسی کو رائے زنی کا حق نہیں ہے۔(بحوالہ ارشاد النقاد الی قواعد الاجتھاد مولفہ الدکتور اسماعیل محمد علی عبد الرحمٰن) ص ۲۶ تا ۳۱۔

ان عبارات کی روشنی میں بعض اجتہاد حرام ہونگے چنانچہ صاحب شرح المنہاج اور شرح التنقیح فرماتے ہیں 'یکون الاجتھاد حراماً فی حالات ثلاث.

الحالة الاولیٰ:.

اذوقع فی مقابلة نص قاطع من الکتاب او السنة ،او وقع فی مقابلة الاجماع.

الحالة الثانیه:.

اذا وقع فی الاصول الاعتقادیه کا ثبات الواحدانیة والصفات وما یجری مجراها.

الحالة الثالہ:.

اذا وقع فیما علم من الدین ضرورة : کارکان الاسلام والصلاة الخمس و تحریم الزنا.

ترجمہ:۔تین حالتوں میں اجتہاد حرام ہے۔

پہلی حالت:۔

نص قطعی کتاب اللہ یا سنت یا اجماع کے مقابلہ میں ہو۔

دوسری حالت:۔

اصول اعتقادیہ میں اجتہاد جیسے اثبات واحدنیت اور صفات باری تعالیٰ۔

تیسری حالت:۔

ضروریات دین میں جیسے ارکان اسلام، پانچ نمازیں،اور تحریم زنا،(**بحوالہ المنهاج ، شرح تفقیح الفصول ، فواتح الرحموت وغیرهم**).

خلاصۃ المرام ایں کہ اسلام نے کبھی اجتہاد کا دروازہ بند نہیں کیا لیکن تجدید اجتہاد اور تبدید احکام شرعیہ میں فرق ہے مغرب زدہ اذھان آج کے دور میں اسلام کو متہم کرنے کے درپے ہیں کہ سابقہ احکام جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں ان میں رجعت ہے جو کہ صرف پہلے زمانے کے لوگوں کیلئے تھے۔اب جبکہ ٹیکنالوجی اور میڈیا کا دور ہے اور پورا عالم ایک بستی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

چنانچہ ان احکامات پر نظر ثانی ضروری ہے یہ سوالات یا اس قسم کے اسلام پر اعتراضات وہ لوگ کر سکتے ہیں جو اسلامی فقہ اور اس کے اصولوں سے ناواقف ہیں۔ اگر فقہ اسلامی اور اس کے اصولوں کا نظر عمیق سے جائزہ لیں تو واضح ہوگا کہ اجتہاد کا دروازہ ہر دور میں مجتہد کے لئے کھلا ہوا ہے۔

قال النبی ﷺ لا یزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق حتی یاتی امر الله (رواہ مسلم کتاب الامارة باب قول لا یزال طائفة من امتی).

ترجمہ:۔ میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور یہ حق بالدلیل غالب رہے گا قیامت تک۔

جن حضرات نے اجتہاد کے دروازہ کے بارے میں کہا ہے کہ بند ہے محض اس لئے کہا ہے غیر مجتہد لوگ اجتہاد کا دعویٰ کر کے وقتی حکومتوں یا اسلام دشمن قوتوں کے لئے آلہ کار نہ بن جائیں۔ لہٰذا شرائط کے ساتھ مسئلہ واقعی مجتہد فیہ ہو اور مجتہد میں مسلم اجتہادی صلاحیت ہو اور قرآن وسنت سے احکام اخذ کرنے کے لئے فصیح بلیغ کلام کے مفردات میں، خاص، عام مشترک، موول، حقیقت، مجاز، صریح، کنایہ اور کلام کے جملے اور مرکبات میں ظاہر، نص اور مفسر، محکم، عبارۃ النص، اشارہ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص، مفہوم موافق ومفہوم مخالف احکام میں قیودات اتفاقی واحترازی اور کلام کے محاورات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسائل اخذ کرے اور سابقہ اجماع، قرآن وسنت کے قطعی مسائل اور ضروریات دین سے اس کا کوئی مسئلہ نہ ٹکرائے تو جو اخذ کرے گا اگر چہ اس سے خطا ہو جائے اس کو ضرور ثواب ملے گا۔

سالانہ رپورٹ 07-2006 ص 260 پر مذکورہ دس مسائل منصوص علیہا ہونے کی وجہ سے مجتہد فیہ نہیں ہیں اس لئے ان میں اجتہاد کے نام پر رائے زنی تحریف کے زمرے میں آتی ہے۔

قطعی مسائل میں ارکان کونسل کی رائے طلبی اور اس پر ووٹنگ کرانا آئین کی دفعہ 227 کے بھی خلاف ہے۔ دفعہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

دفعہ 227 (ا) ''تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو''۔

یہ دفعہ بالکل واضح انداز میں بیان کرتی ہے کہ پہلے سے موجود ایسے قوانین جو قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہیں ان کو ترمیم و تنسیخ کے ذریعے سے قرآن وسنت کے مطابق وضع کیا جائے گا لیکن اس کے بالکل برعکس پہلے سے موجود اسلامی قوانین کو غیر اسلامی ساخت دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

مذکورہ رپورٹ میں جن احکامات پر رائے زنی کی گئی ہے یہ ارکان کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔ اس کی عام فہم مثال یوں لی جاسکتی ہے کہ ارکان اسمبلی اس بات پر تو ووٹنگ کر سکتے ہیں کہ اسمبلی کی میعاد پانچ کی بجائے تین یا سات سال ہو لیکن اس

بات پر ووٹنگ کہ سرے سے اسمبلی ہی نہ ہو اور جمہوریت کا وجود ہی ختم ہو جائے یہ ممکن نہیں۔ اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اسی طرح اجماعی منضبط قطعی احکامات میں بالا جماع، تبدیلی کے لئے اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔ اجتہاد تو ہمیشہ سے مجتہد فیہ احکام میں ہی جاری وساری ہوتا ہے نہ کہ منصوص علیہا احکام میں۔

☆☆☆☆☆

امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت

مجموعہ مقالات

ترتیب:۔مولینا سید نصیب علی شاہ الھاشمیؒ

کتاب کے اہم ابواب:۔ تدوین فقہ کی اہمیت وضرورت ☆ فقہ حنفی کی ترجیحات وامتیازی خصوصیات ☆ بڑے بڑے اولیاء کرام فقہ حنفی کے پابند رہے ☆ ترویج فقہ حنفی، سب کا علم دو میں ☆ فقہ حنفی کی بنیاد اور اساس ☆ امام بخاریؒ کے بائیس ثلاثیات فقہ حنفی کی مرہون منت ہیں ☆ امام اعظم کی رائے تشریح حدیث ہے ☆ عملی زندگی سے مطابقت ☆ اکثر سلاطین اسلام فقہ حنفی کے گرویدہ تھے ☆ اراکین مجلس تدوین فقہ حنفی تمام امام بخاریؒ امام مسلمؒ کے شیوخ تھے۔ اور بہت کچھ

ہر گھر، لائبریری کی ضرورت۔علماء طلباء کی اولین پسند

معیاری جلد، کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ

صفحات: 147 ھدیہ: 170 روپے

رابطہ نمبر: 0302-35240251